اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت اِمام اہلسنّت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنام تاریخی **اَلملفُوظ** ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مَلفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
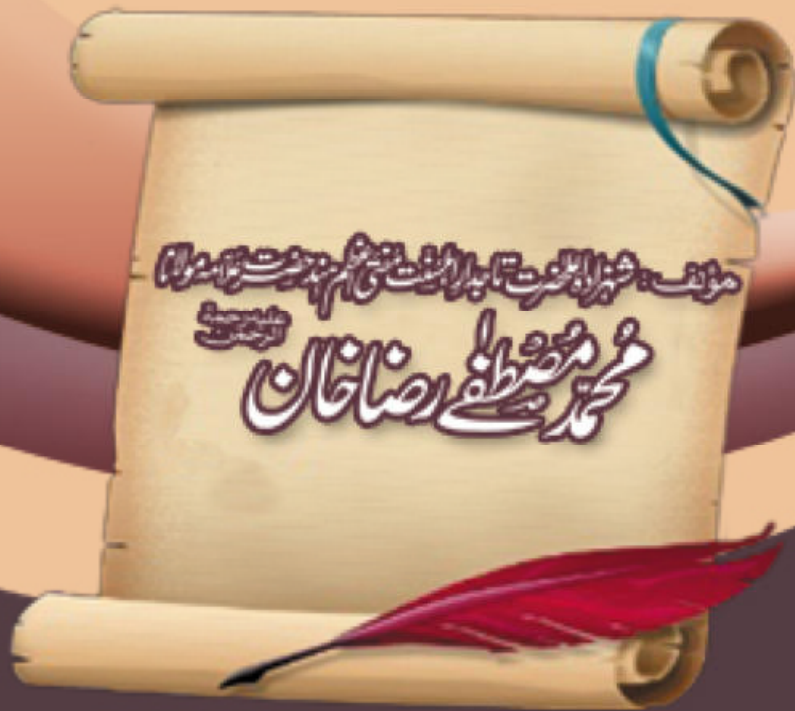
مُحمّد مُصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(مع تخریج وتسہیل)

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الْاُخرٰی 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ارشاد: جائز ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا اِس وجہ سے کہ پیشاب ان میں سے ہو کر مثانہ میں جاتا ہے۔

اوجھڑی مکروہ کیوں؟

عــــــرض: حضور! یہ مانا ہُوا ہے (کہ) نجاست اپنے محل میں پاک ہے اور اوجھڑی میں جو فُضلہ ہے وہ بھی نجس نہیں تو پھر کراہت کی کیا وجہ؟

ارشاد: اِسی وجہ سے تو مکروہ کہا گیا، اگر نجاست کو (اس کے محل میں) نجس مانا جاتا تو اوجھڑی مکروہ نہ ہوتی بلکہ حرام ہو جاتی۔

آیت قرآنی کے معنی کی وضاحت

عرض:

وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ	ترجمہ کنزالایمان: **اللّٰہ** کافروں کو
عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۠ ﴿﴾	مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

(پ ٥، النساء: ١٤١)

سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کوئی کافر کسی مسلمان پر غالب نہ ہو گا حالانکہ واقع میں اِس کے خلاف ہے!

ارشــــاد: اِس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے کوئی ولایت نہیں رکھی کافروں کے واسطے مسلمانوں پر۔ ولایت کہتے ہیں "حکم نافِذُ التَّصَرُّف شَاءَ اَوْ اَبٰی چاہے مانے یا نہ مانے اور شریعت بھی اس کو قبول کرلے۔" یہ بات کبھی حاصل نہ ہوگی کسی کافر کو کسی مسلم پر۔ والد اپنی نابالغ اولاد پر ولایت رکھتا ہے۔ یہ ان کا نکاح کر دے اور وہ چِلّاتے رہیں: ہمیں نہیں منظور! نکاح نافذ ہو گیا (اور) بعد بالغ ہونے کے بھی کچھ اختیار نہیں۔ یا دو عادِل مسلمان کسی پر گواہی دیں۔ وہ (جواب میں) کہہ رہا ہے: یہ (یعنی گواہ) جھوٹے ہیں، مَیں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ (یعنی گواہ) کہہ دیں کہ اس نے ایسا کیا، گواہی نافذ ہو گئی۔

جِزْیہ کا بیان

عرض: حضور! عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے آیا ہے "یَضَعُ الْجِزْیَةَ" (یعنی وہ جزیہ اُٹھا دیں گے) اور ہماری شریعت میں جزیہ ہے تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری شریعت کے ناسخ ہوئے!

ارشاد: یہ حکم کس میں ہے، انجیل میں ہے یا توریت میں؟ ظاہر ہے کہ ان میں نہیں بلکہ حدیث میں ہے ۔(صحیح البخاری، کتاب البیوع،باب قتل الخنزیر،الحدیث ۲۲۲۲، ج۲،ص ۵۱) یہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہوا۔ اگر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) یہ فرماتے کہ جزیہ ہمیشہ ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام آکر اتار دیتے تو البتہ نسخ ہوتا۔

آیت قرآنی کا مطلب

عرض: حضور! قرآن مجید میں ہے کہ مسلمانوں نے یہ دعا کی:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

ترجمہ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال (پ۲۸،الممتحنۃ:۵)

اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اِس طرح سے کافروں کے ہاتھ میں بے دست و پا نہ کر دیئے جائیں گے کہ ان کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ اگر اسلام سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا؟

ارشاد: یہ دعا کی تھی کہ کسی مسلمان کو فتنہ نہ کر یا ہم کو فتنہ نہ کر؟ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے۔اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزت وحکمت والا ہے۔ (پ۲۸،الممتحنۃ:۵)

اور وہ قبول ہوئی۔ اگر اس کے معنی یہ لیے جائیں کہ کبھی کوئی مسلمان کسی کافر کے فتنے میں نہ پھنسے گا تو پھر اس کے کیا معنی ہوں گے جو " اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ " کے لیے فرمایا گیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک جنھوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔

(پ۳۰،البروج:۱۰)